رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ؀

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

بِحَمْدِہٖ غنی مالک سے

سالانہ چندہ سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

Digtized by Khilafat Library

فہرست مضامین

جلد ۵ | جون ۱۹۱۷ء | سنہ | شنبہ | مطابق ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۳۵ھ | نمبر ۹۶

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیریت ہیں ؏

۲۔ جون کسی قدر بارش ہوئی ؏

۵۔ جون ۱۹۱۷ء مسجد اقصیٰ میں قرضہ جنگ کے متعلق وکلا انجمن کا عام اجلاس ہوا۔

شب رات اور دیگر تعطیلوں کی وجہ سے اکثر احباب اور کالج کے طلبا آئے ہوئے ہیں ؏

امسال مدرسہ احمدیہ کی آخری جماعت میں ۶ لڑکے تھے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل چار پاس ہوئے۔ بشیر احمد رحمت علی۔ محمد حسن۔ محمد خان۔ ایک طالب علم ارجمند گذشتہ سال حدیث کے پرچہ میں رہ گیا تھا۔ اس سال اس نے صرف اسی پرچہ کا امتحان دیا۔ اور پاس ہو گیا ؏

اخبار احمدیہ

قصور ضلع لاہور میں احمدیہ جلسہ

مرزا محمد افضل بیگ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ قصور لکھتے ہیں کہ جلسے سے شہر میں ایک عام ہلچل مچ گئی ہے جا بجا لوگوں میں احمدیت کا ذکر ہو رہا ہے۔ غیر احمدیوں سے یکم جون کو ایک مناظرہ قرار پایا تھا۔ لیکن انہوں نے کہدیا ہے۔ کہ ہمارے مولوی تیار نہیں ہیں۔ اسلیئے مناظرہ نہیں ہو سکا۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریروں کا عام لوگوں پر خاص اثر ہوا ہے۔ شیخ محمد حسین صاحب احمدی و شیخ گلاب الدین صاحب احمدی نے انتظام جلسہ کے لیئے اپنے قیمتی وقت اور مال سے خاص امداد فرمائی۔ جزاک اللہ۔ موضع لیلکی

علیانی۔ پانڈو کی۔ کھریپڑ۔ رتنکی دالہ۔ جوڑہ۔ فیروز پور شہر لاہور۔ زیرہ کے احمدی احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی ؏

موضع مونگ ضلع گجرات میں جلسہ

منشی محمود خان صاحب مدرس مدرسہ مونگ لکھتے ہیں۔ کہ ۲۶-۲۷۔ مئی کی درمیانی رات کو مقامی جلسہ ہوا۔ مولوی محمد صدر الدین صاحب نے قریباً اڑھائی گھنٹے تقریر کی۔ تقریر کے بعد ایک شخص نے چند سوالات کیئے۔ جنکا جواب دیا گیا۔ عام طور پر تقریر کا اچھا اثر ہوا۔ اور لوگ پھر بھی سننے کے مشتاق پائے گئے۔ اگر خدا نے توفیق دی۔ تو آیندہ بھی ایسے جلسے ہوتے رہینگے

بمبئی میں تبلیغ

حاجی عمر الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میاں عبد اللہ صاحب المعروف پروفیسر اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق بمبئی میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا نام گلی کوچوں

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

ہیں بھر بھر کر لوگوں کے کانوں تک پہونچا رہے ہیں ۔

لنگروعہ میں تبلیغی جلسہ

چوہدری عبد السلام صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۰ رمئی کو چوہدری غلام قادر خان صاحب سکرٹری لنگروعہ نے جلسہ کا بہت عمدہ انتظام کر رکھا تھا ۔ جلسہ گاہ میں سائبان تنا ہوا اور نیچے دریوں کا فرش تھا ۔ ۔ ۔ ۔ کھانے کا انتظام بھی جناب چوہدری صاحب نے ہی کیا تھا ۔

۸ بجے جلسہ شروع ہوا ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب پریزیڈنٹ جلسہ مقرر کئے گئے ۔ حاجی رحمت اللہ صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے انسان کے پیدا کرنے کی غرض بتلائی اس کے بعد میری تقریر وفات مسیح پر ہوئی ۔ جس میں قرآن شریف کی آیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی گئی ۔ اس کے بعد حکیم عطا محمد صاحب کی تقریر ہوئی ۔ جس میں آپ نے بتایا کہ زندہ مذہب کونسا ہے ۔ اس کے بعد مولوی عبد اللطیف صاحب کی تقریر نبوت مسیح موعود پر ہوئی ۔ جس میں آپ نے حضرت صاحب کے نبی ہونے پر دلائل دیئے ۔ اس کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا ۔

نماز ظہر کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا ۔ پہلے مولوی خیر الدین صاحب کی تقریر ہوئی ۔ جس میں آپ نے بتایا کہ مسیح موعود کا ماننا ضروری ہے ۔ اس کے بعد بھائی [illegible] صاحب کی تقریر ہوئی ۔ اس کے بعد حاجی غلام احمد خان صاحب نے اپنی تقریر میں کاٹھ گڑھ کے مباحثہ کے حالات بتائے اور بتایا کہ وید کی بولی اب کسی جگہ بولی نہیں جاتی مگر قرآن شریف ایسی زبان میں نازل ہوا ہے ۔ جو کئی ملکوں میں بولی جاتی ہے ۔ اگر کسی معنی میں اختلاف ہو ۔ تو ہم اہل زبان سے دریافت کر سکتے ہیں جس طرح قرآن شریف کی حفاظت ہوئی ہے ۔ ایسی کوئی کتاب محفوظ نہیں ہے ۔

میری ایک تقریر سکھ مذہب کے متعلق ہوئی جس میں گرنتھ صاحب و جنم ساکھیوں و دیگر سکھ صاحبان کی معتبر کتب سے واضح کیا گیا کہ باوا صاحب مسلمان تھے ۔ آخر میں باوا صاحب کی وصیت زندہ شہادت چولہ صاحب کو پیش کیا گیا ۔ اور چولہ صاحب کا درشن کرایا گیا ۔ تقریر کے بعد سکھ صاحبان کو سوال و جواب کے لئے بھی وقت دیا گیا ۔ بھائی سندر سنگھ صاحب نے اپنے وقت میں چند اعتراض کئے جن کے جواب دئے گئے ۔ اور کہا گیا کہ جتنے چند موٹی موٹی باتیں پیش کی ہیں ۔ بھائی صاحب کو چاہیئے کہ ان کا جواب دیں مگر بھائی صاحب لمبی بانی پڑھتے رہے جس سے پبلک کچھ نہ سمجھ سکی ۔ اور بعض سکھ صاحبان نے کہا کہ ہم تیاری کر کے نہیں آئے ہمارے ساتھ کوئی اور تاریخ مقرر کیجائے ۔ ہم تیار ہو کر آوینگے ۔ اسلئے انکو بتا دیا گیا کہ ۱۰ رجون ۱۹۱۷ء بروز اتوار موضع کریم پور میں پندرہ روزہ تبلیغی جلسہ ہوگا ۔ آپ وہاں تیار ہو کر آویں ۔

اس کے بعد گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا گیا ۔ اور پبلک کو گورنمنٹ کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ جان او مال سے گورنمنٹ کی مدد کرو ۔ اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا ۔

ولادت

جماعت احمدیہ کی شرح پیدائش کا اندازہ لگانے کے متعلق ہم نے جو تجویز ۲۹ رمئی کے پرچہ میں شائع کی ہے ۔ اُسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور "نہایت ضروری" قرار دیا گیا ہے ۔ اور اسکے متعلق ہمارے پاس اطلاعیں آنی شروع ہو گئی ہیں ۔ جنھیں ہم درج ذیل کرتے ہیں :۔

منشی محمد الہداد صاحب اول مدرس مدرسہ کھونڈا کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے امۃ الحی نام رکھا (۲) میاں رحمت اللہ صاحب (موگا) کے ہاں لڑکا پیدا ہوا محمد صادق نام رکھا گیا (۳) قاضی عبد الرحیم صاحب قادیانی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ۔ محمد منصور نام رکھا گیا ۔

جنگ کی خبریں

مہم مشرقی افریقہ

لنڈن ۲۹ رمئی ۔ مشرقی افریقہ کا اعلان مظہر ہے کہ خشک موسم قریب آرہا ہے جو سرگرمیوں کے موافق ہے ۔ ابتدائی ایام میں شاید وادی روبجی اور ساحلی علاقہ میں مقیم جرمن افواج جنوب کی طرف عام نقل و حرکت کرینگی ۔

ایک ہوائی جہاز کی لنڈن سے روما تک پرواز

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ روما ۔ ایک برطانوی جہاز یہاں پہنچا ہے اس جہاز نے لنڈن سے پرواز کی ۔ اور پیرس ۔ لیون اور اٹلی میں ٹھہرتا ہوا یہاں پہونچا ۔

اطالوی ترقی

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ ایک اطالوی اعلان مظہر ہے کہ جولین محاذ پر گوریزیا کے مشرق کی طرف مونٹ لگو سے مونٹ وڈ ڈاش تک توپخانوں کی بھاری گولہ باری ہوئی ۔ دشمن نے جمیانو اور ساحل کے درمیان پہاڑی نمبر ۲۵۶ پر ہماری خندقوں کے خلاف تین ناکامیاب حملے کئے ۔ ہم نے اپنی فتوحات کو میڈیزیا کی طرف بڑھا لیا ۔

روس میں صورت معاملات

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ پیٹروگریڈ ۔ میدان جنگ میں خدمات سر انجام دینے والے افسروں کے ڈیلی گیٹوں کی کانگریس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔ کہ اگرچہ وہ عارضی گورنمنٹ کی پائدار صلح کے متعلق خواہشات کو پسند کرتی ہے لیکن اس کی رائے میں اسکے حصول کا صرف ایک ذریعہ فوجی جارحانہ کارروائی کا فوراً از سر نو قائم کیا جانا ہے ۔

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ اوڈیسا جرمن نسل کے ۳ ہزار آدمیوں کی ایک کانگریس کا یہاں افتتاح ہوا ہے ۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دونوں جرمن اور روسی زبانوں میں بحث کیجائے ۔

دشمن کی صلح کی تحریکیں

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ سٹاک ہالم میں بین الاقوامی سوشلسٹ کانفرنس کے منعقد ہونیوالے باقاعدہ اجلاس کو مدنظر رکھتے ہوئے آسٹریا اور جرمنی نے صلح کے متعلق زبردست کوششیں شروع کر دی ہیں ۔

امریکہ میں جرمن جاسوس

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم نیویارک لکھتا ہے کہ محکمہ بحری کے سکرٹری کا یہ بیان کہ برطانیہ کلاں کو جانیوالے تباہ کن جہازوں کے بیڑے کی حال اور منزل مقصود جرمنی کو معلوم تھی بہت تشویش پھیل گئی ہے ۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ تمام ملک میں جاسوسی خطرہ پھیلا ہوا ہے ۔

پولینڈ کی کونسل مستعفی ہو گئی

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ برن سے موصول شدہ ایک پیغام برقی خبر مظہر ہے کہ تمام پولش سٹیٹ کونسل جرمن گورنمنٹ کے اس اعلان کی وجہ سے کہ پولینڈ کی سلطنت صرف دریائے نارو ۔ بزورا اور ناریو کے شمال مغربی پولش علاقہ سے مشتمل ہوگی ۔ مستعفی ہو گئی ہے ۔

آبدوز کشتیوں کی جنگ

لنڈن ۳۰ رمئی ۔ محکمہ بحری کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۵ رجون ۱۹۱۷ء

بیدردی کے مذبح پر

انسانیت کی قربانی

جرمنوں کی ایک نفرت انگیز کارروائی

اس میں شک نہیں کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات سے اعلیٰ اور برتر بنایا ہے۔ اور جسقدر اس میں خوبیاں اور بھلائیاں رکھی ہیں۔ اسقدر کسی اور مخلوق میں نہیں رکھیں لیکن اس میں بھی کیا شک ہے۔ کہ جب کبھی انسان بہیمیت کو کام میں لانے کے لئے جامۂ انسانیت چاک چاک کر دیتا ہے۔ تو ایسی خوفناک اور دہشت انگیز شکل میں رونما ہوتا ہے۔ کہ جنگل کے درندے ویرانہ کے وحشی اور سمندر کے خونخوار جانور اس سے منہ چھپاتے پھرتے۔ اور اس کی قساوت قلبی و بے رحمی پر نفریں بھیجتے ہیں۔

کیا وجہ ہے کہ وہی انسان جو نہ صرف خود عقلمند اور دانا ہونے کا مدعی ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی عقلمند اور دانا بنانے کا دعویدار ہے۔ وہ خود ایک وقت ایسی حالت میں ظاہر ہوتا ہے کہ ہوش و عقل کو اس سے شرم آتی ہے۔ وہ انسان ہوتا ہے۔ مگر حیوانوں سے بدتر۔ وہ باہوش کہلاتا ہے۔ مگر بے ہوشوں سے گرا ہوا وہ ہمدردی اور محبت کا مدعی ہوتا ہے۔ مگر درندوں سے زیادہ خونخوار۔ ہمیں اس کی وجہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ خدا جسنے انسان کو پیدا کیا اس کو عقل و سمجھ دی۔ فہم و فراست عطا کی۔ برائی اور بھلائی میں تمیز کرنے کی قوت بخشی۔ اسی نے بتا دیا ہوا ہے کہ:۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم رددنٰہ اسفل سافلین

ہم نے تو انسان کو بہت اعلیٰ درجہ

کی ترکیب پر پیدا کیا ہے۔ لیکن اگر وہ خود اعلیٰ طاقتوں اور عمدہ قوتوں سے کام نہ لے۔ تو پھر اُسے مخلوق کے نچلے سے نچلے درجہ میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور ذلیل سے ذلیل حالت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

صفحہ روزگار پر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں مثالیں ایسی مل سکتی ہیں کہ ایک انسانیت کا مدعی تہذیب کا دعویدار اور عقلمندی کا پتلا۔ خدا تعالیٰ کی بے زبان مخلوقات پر تو جو کچھ ظلم و ستم توڑتا ہے۔ توڑتا ہی ہے۔ مگر اپنے ہم جنس انسانوں سے بھی وہ سلوک کر گذرتا ہے۔ جو ایک حیوان بھی نہیں کر سکتا۔ اور وحشی سے وحشی کو بھی توقع نہیں ہو سکتی

موجودہ جنگ میں ساری دنیا کے مہذب اہل جرمن نے صفحۂ عالم پر جو جو انسانیت کو شرمندہ کرنے والے گل کھلائے ہیں۔ ان کی تفصیل بہت طویل اور دردناک ہے۔ مگر خواہ وہ کتنی ہی دل دوز اور روح فرسا کیوں نہ ہو۔ اس کے متعلق جوش انتقام اور جذبات عداوت سے مغلوب ہو جانے کے عذرات نامعقول پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن حال ہی میں انکی جس وحشت اور درندگی کا پتہ لگا ہے۔ اسکی حقیقت سے آگاہ ہو کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ لوگ کس قدر سفاک۔ بے درد اور انسانیت سے عاری ہو گئے ہیں:۔

جس وقت جنگ کے آغاز میں اس قسم کی خبریں موصول ہوئی تھیں کہ جرمن لاشوں سے گلیسرین تیار کرتے ہیں تو بہت لوگوں نے انہیں ناقابل قبول سمجھا تھا۔ لیکن اب جرمن اخبار لوکلان زیجر کے خاص نامہ نگار کی بیان کردہ کیفیت سے نہ صرف اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جرمنوں کو اپنے ان کارناموں پر فخر ہے۔ وہ لاشوں سے صرف گلیسرین ہی نہیں۔ بلکہ مختلف قسم کے تیل کھاد اور اسی قسم کی اور چیزیں بھی تیار کرتے ہیں۔

خاص نامہ نگار کے بیان کے مطابق جرمن اس اصول پر کام کر رہے ہیں کہ کوئی چیز بیکار نہ ہونی چاہیئے۔ انہوں نے ۲½ لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے ایک کمپنی اس مطلب کے لئے قائم کر لی ہے کہ مُردوں کی لاشوں سے نفع حاصل کیا جاوے اس کا نام "سامان تضیع کو بدلنے والی جرمن کمپنی" ہے جس کا صدر مقام قصبہ ایفل کے قریب گرولسٹن میں واقع ہے

اور وہاں یہ بھیانک عمل بڑی احتیاط سے ایک پوشیدہ مقام پر ہوتا ہے۔ اسی قسم کے کارخانے جرمن لائنوں میں بھی ہیں اور جرمن اخبار کیمیکل گریڈ سے پایا جاتا ہے۔ کہ ایک کارخانہ سٹراسبرگ میں بھی موجود ہے۔

ذیل میں ہم ان کارخانہ جات کی کیفیت کا اس قدر اقتباس جو ضروری ہے اور جس کے بعض نہایت بھیانک حصے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ لنڈن کے اخبار ڈیلی میل سے درج کرتے ہیں:۔

جرمن اپنی لاشوں کو اکٹھا کر کے ان میں سے تین تین چار چار کے بلندے بناتے ہیں۔ اور پھر انہیں تاروں سے کس کر میدان جنگ کے عقبی حصہ میں بھیج دیتے ہیں پہلے ان لاشوں کی بھری ہوئی ٹرینیں بلجیم کے قریب سرینگ کی جانب بھیجی جاتی تھیں۔ جہاں انہیں جلا دیا جاتا تھا۔ لیکن اب کچھ عرصے سے ان لاشوں کے بلندے گاڑیوں میں بھر کر گرولسٹن کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ اور ان گاڑیوں پر "ڈی۔ اے۔ وی۔ جی" کے لیبل لگے ہوتے ہیں۔ یہ اس کمپنی کا نام ہے۔ جو ان لاشوں کا تیل نکالتی ہے۔

اس کمپنی کا سرمایہ ڈھائی لاکھ پونڈ ہے۔ اور اس کا خاص کارخانہ سینٹ وتھ کے ریلوے سٹیشن سے جو بلجیم کی سرحد پر واقع ہے۔ ایک ہزار گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کارخانہ میں زیادہ تر مغربی محاذ کی لاشوں سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر کام نفع بخش ثابت ہوا (جس کی کمپنی کو پورے طور سے امید ہے) تو اسی قسم کے کارخانے مشرقی اور جنوبی محاذوں کے لئے قائم کئے جائینگے۔

یہ کارخانہ ریل سے نظر نہیں آتا۔ کیونکہ گھنے جنگل میں واقع ہے اور اس کے اردگرد درختوں کے بے شمار جھنڈ ہیں اسکے علاوہ اس کی حفاظت کے لئے اردگرد خاردار تار لگے ہوئے ہیں۔ کارخانہ ۷۰۰ فٹ لمبا اور ۱۱۰ فٹ چوڑا ہے۔ ریل اس کے گرد اگرد گھومتی ہے۔ کارخانہ کے شمال مغربی سرے پر لاشوں کو ٹرین سے اُتارا جاتا ہے۔

جس وقت ٹرینیں اس کارخانہ کے قریب پہنچتی ہیں تو ان میں لا انتہا ننگی لاشوں کے بلندے بھرے ہوتے ہیں ان کو ٹرینوں سے اُتارنے کا کام جن کارکنوں کے سپرد ہے وہ کارخانہ ہی میں رہتے ہیں۔ ان کے کپڑے موم جامہ کے

پہنے ہوئے اور آنکھوں پر ابرق کے شیشے لگے ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے خمدار بانس ہوتے ہیں ۔ جن کی مدد سے وہ ان لاشوں کے پلندوں کو گاڑیوں سے اتارتے ہیں ان کے بعد ایک لمبی سی زنجیر جس میں دو دو فٹ کے فاصلے پر ہک لگے ... ہوتے ہیں ۔ ایک کل کی مدد سے اکٹھا کر لی جاتی ہے ۔ اور پھر اس زنجیر کی مدد سے ہی یہ لاشیں ایک لمبے اور تنگ کمرہ میں پہنچائی جاتی ہیں ۔ یہاں پر ان لاشوں کو کھولتے ہوئے پانی سے دھویا جاتا ہے ۔ اور اس طرح ان کو جراثیم سے پاک کر دیا جاتا ہے ۔ پھر ان نعشوں کو ایک کمرہ میں پہنچا کر خشک کیا جاتا ہے ۔ اس عمل کے بعد وہ خود بخود کسی کل کی مدد سے ایک ایسے مقام پر پہنچتی ہیں ۔ جہاں ابلتے ہوئے پانی کی بہت بڑی مقدار جمع ہوتی ہے ۔ اس کھولتے ہوئے پانی میں یہ لاشیں ... گھنٹہ تک پڑی رہتی ہیں ۔ ان کو بھاپ پہنچائی جاتی ہے ۔ جس سے لاش کے اجزا منتشر ہو جاتے ہیں ۔ اور ایک کل ان اجزا کو خود بخود ہلاتی رہتی ہے ۔ آخر کار ہڈیاں تو تہ پر بیٹھ جاتی ہیں اور پانی گاڑھی سیاہی مائل رنگت اختیار کر لیتا ہے ۔

اس مرکب سے کئی چیزیں تیار کی جاتی ہیں ۔ چربی سے سٹیرین جو ایک قسم کی موم ہوتی ہے ۔ اور روغن تیار ہوتے ہیں ۔ لیکن آخر الذکر اس وقت تک کارآمد نہیں سمجھے جا سکتے ۔ جب تک کہ انہیں ایک بار پھر مقطر نہ کر لیا جاوے اس عمل کے موقعہ پر تیل میں کاربونیٹ آف سوڈا ملا لیا جاتا ہے ۔ اور اس عمل سے بعض ایسی چیزیں بھی تیار ہوتی ہیں ۔ جو جرمن صابون کی تیاری میں برتی جاتی ہیں ۔ یہ عمل اس کارخانہ کے جنوب مشرقی گوشہ میں ہوتا ہے ۔ اور مقطر تیل جو زردی مائل بھورے رنگ کا ہوتا ہے پیٹرولیم کی قسم کے پیپوں میں بھر کر باہر بھیجا جاتا ہے ۔

اس کارخانہ میں جو بدبودار بھاپ نکلتی ہے ۔ وہ بڑی بڑی پنکھوں کی مدد سے اڑا دیا جاتا ہے ۔ اور پھر اسے شمال مشرقی گوشہ میں ایک بہت بڑے پائپ میں پہنچا کر کسی عمل سے منجمد کر دیا جاتا ہے ۔ یہ مواد پانی کی صورت میں دور ... پر نکال دیا جاتا ہے ۔ اس کارخانہ کی کوئی اندھیرا بھی نہیں ۔ کیونکہ باہر کی کھڑکیوں میں برقی پنکھے ... کی مدد سے ہوا پہنچائی جاتی ہے ۔ اس کارخانہ کے متعلق

ایک لیبوریٹری بھی قائم ہے ۔ اور ایک افسر اعلیٰ کے ماتحت ہو نائب اور ۸ ۷ کارکن کام کرتے ہیں ۔ یہ سارے کارکن نمبر ۸ آرمی کور کے سپاہی ہیں ۔ کارخانہ کے قریب ہی ایک صحت گاہ ہے ۔ جہاں مریضوں کے علاج و آسایش کا انتظام ہے ۔ مدعا یہ ہے کہ کسی کارکن کو کسی بھی حالت میں کام چھوڑ کر جانے کی اجازت نہیں ۔ یہ لوگ قیدیوں کی طرح کام کرنے پر مجبور ہیں ۔

گذشتہ ماہ فروری میں ایک امریکن قنصل نے جرمنی سے روانہ ہوتے وقت سوئٹزرلینڈ میں بیان کیا تھا کہ جرمن مُردوں کی لاشوں سے گلیسرین حاصل کر کے اس سے نیٹرو گلیسرین تیار کرتے ہیں ۔ جو ایک انتہا درجہ کا آتشگیر مادہ ہے ۔ لو کلان زیجر کا خاص نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ اس بھیانک کارخانہ میں تین چیزیں تیار ہوتی ہیں :-

(۱) کلوں میں دینے کا تیل ۔

(۲) حیوانات کا چارہ ۔

(۳) فضلہ اور ہڈیوں کی آمیزش سے کھاد ۔

کیسا دل دوز اور دردناک نظارہ ہے ۔ درندے اپنے مردوں کی عزت کرتے ہیں ۔ پرندے اپنے مردوں کی تعظیم کرتے ہیں ۔ چوپائے اپنے سے جدا ہونے والوں پہ حسرت اور افسوس کی علامات ظاہر کرتے ہیں ۔ لیکن آہ ! انسان اشرف المخلوقات انسان کی یہ حالت ہے ۔ کہ اول تو انسانوں کی ہلاکت اور تباہی کے بڑے بڑے خطرناک سامان پیدا کرتا ہے ۔ اور انہیں بربادی کے گھاٹ اتارنے کی کوئی کوشش نہیں اٹھا رکھتا ۔ پھر جب وہ اس گھاٹ اتر چکتے ہیں ۔ تو بھی انہیں چین نہیں لینے دیتا ۔ بلکہ ان کے بے جان جسموں اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو ریزہ ریزہ کر کے کلوں کے لئے تیل سوروں کے لئے چارہ ۔ اور زمینوں کے لئے کھاد تیار کرتا ہے ۔

اس سے بڑھکر سفاکی اور بے دردی اور کیا ہو سکتی ہے ۔ لیکن کیوں ؟ اسلئے کہ دنیا خدا کو چھوڑ کر مادیات کی طرف جھک گئی ہے ۔ اور رحم و شفقت ہمدردی اور محبت انسانیت اور شرافت کے جذبات سے ہٹ کر درندگی اور بہیمیت بے دردی اور سنگدلی پیدا ہو گئی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو نہ معلوم آئندہ کیا کیا دردناک اور عبرت انگیز واقعات

دیکھنے اور سننے میں آئینگے ۰

امسال حج کا ارادہ رکھنے والوں کو مشورہ

آج کل جہازوں کے بہم پہنچنے میں جسقدر مشکلات ہیں ۔ وہ کوئی پوشیدہ نہیں ۔ پھر جنگ کی وجہ سے سمندر کا سفر جس قدر مخدوش اور خطرناک ہے ۔ وہ بھی ظاہر ہے ان حالات پر غور و فکر کرنے کے لئے بمبئی کی حج کمیٹی نے ۱۵ مئی ۱۹۱۷ء کو ایک جلسہ منعقد کیا ۔ جس میں اس سال حج کا ارادہ رکھنے والوں کے لئے مندرجہ ذیل بیان شائع کرنے کا فیصلہ ہوا ۔ " چونکہ حاجیوں کے لئے جہازوں کے ملنے میں بڑی مشکلات واقع ہو گئی ہیں ۔ اسلئے مناسب ہے ۔ کہ حتی الامکان عازمان حج کی تعداد میں کمی ہو ۔ اب تک حاجیوں کے جہاز کے جانے کی کوئی تاریخ معین نہیں ہوئی ۔ اور جہازی کمپنیوں نے سفر حج کے لئے ایک جہاز دینے کے لئے بھی کم توجہی ظاہر کی ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ عازمان حج کو بمبئی پہنچنے کے بعد جہاز کا بہت انتظار کرنا پڑے گا ۔ اور اگر جہاز بھی مل گیا ۔ تو اس کا کرایہ بہت زیادہ ہو گا ۔ اور ساتھ ہی بمبئی کے ناقابل برداشت اخراجات کی زیرباری اس کے علاوہ ہو گی اور اگر جہاز میسر نہ آیا ۔ تو عازمان حج کو اتنی بے فائدہ تکلیف اور زیرباری کے بعد اپنے گھروں کو شکستہ دلی کے ساتھ لوٹنا پڑیگا پس ان حالات میں جو جنگ کی وجہ سے ناگزیر ہیں ۔ بمبئی کی حج کمیٹی تمام عازمان حج کو انہیں کے آرام و نفع ... کے لحاظ سے مشورہ دیتی ہے ۔ کہ وہ اس سال سفر حج کا ارادہ ملتوی کر دیں ۔ "

ان خطرات اور مشکلات کا اظہار حج کمیٹی نے کیا ہے وہ واقعہ میں اس قابل ہیں کہ عازمان حج ان پر اچھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد رخت سفر باندھیں ۔ اور اگر اپنے اندر ان کے برداشت کی طاقت اور ہمت نہ رکھتے ہوں ۔ تو اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دیں ۰

مسئلہ نیوگ

آریہ سماجی مہاشے نیوگ کو صرف اولاد حاصل کرنے کی خاطر جائز قرار دیتے ہیں لیکن ایک مہاشہ جی اخبار پرکاش میں لکھتے ہیں کہ ... رشی دیانند جیسے اچاریہ کے اپدیش نے بھی نیوگ کی ... گیا دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر منش (انسان) اپنے کام (شہوت) کو قابو میں نہ رکھ سکے ۔ تو گرہستی استری (حاملہ عورت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

اسلام کی ترقی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۲۵ رمئی ۱۹۱۷ء

حضور نے سورہ فاتحہ کے بعد آیت شریفہ یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقت ط واللہ لا یحب کل کفار اثیم ۵ (۲-۲۷۷) تلاوت کرکے فرمایا:-

اشاعت اسلام میں روکیں

اسلام کی بعض تعلیمات اس قسم کی ہیں جن کو لوگوں نے اپنی کوتاہ نظری سے مضر سمجھ رکھا ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ تو ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ پھر وہی صداقتیں دنیا میں قائم ہو جاتی ہیں۔ جن کا انکار کیا جاتا ہے۔ اسلام کی اشاعت میں اس وقت جو بہت سی روکیں ہیں۔ ان میں سے تین روکیں بہت بڑی تھیں جو یورپ کے لئے اسلام کے راستہ میں حائل تھیں ٭

اول شراب پینے کی ممانعت۔ دوسرے تعدد ازدواج کی اجازت۔ تیسرے سود۔ یہ تین باتیں ایسی ہیں۔ جو اہل یورپ کے اسلام قبول کرنے میں بہت بڑی روک تھیں ٭

شراب کو وہ لوگ اس طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح پانی۔ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا ان کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ اور ایسا جرم ہے جس کی معافی ہو ہی نہیں سکتی۔ سود کو وہ لوگ کسی قوم کی ترقی کے لئے ایسا ضروری اور لازمی خیال کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کے خیال میں کوئی سلطنت یا قوم قائم ہی نہیں رہ سکتی ٭

لیکن اسلام ان تینوں باتوں میں یورپ کے بالکل خلاف ہے اسلام شراب کو بالکل ناجائز قرار دیتا ہے۔ اور ایک سے زیادہ بیویاں کرنے سے نہ صرف یہ کہ روکتا نہیں۔ بلکہ پسند کرتا ہے کہ استطاعت ہوتے ہوئے ایک سے زیادہ بیویاں کی جائیں۔ سود کو ایسا ناپسند کرتا ہے کہ جو سود لے۔ اس کے اس فعل کو وہ خدا سے جنگ کرنے کے برابر ٹھہراتا ہے گویا اس کو بغاوت کے جرم میں داخل کرتا ہے گویا جس طرح باغی ملک پر بادشاہ چڑھائی کرتے ہیں۔ اسی طرح سود لینے والوں کے متعلق فرمایا کہ اگر تم اس سے باز نہیں آؤ گے۔ تو فاذنوا بحرب من اللہ۔ اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ تم نے اس کی بغاوت کی ہے

مسلمانوں کی سود سے تباہی

چنانچہ مسلمان حکومتیں اگر سود لیکر یا دیکر ہی تباہ ہوئی ہیں۔ دوسری حکومتیں بھی سود لیتی اور دیتی ہیں۔ مگر ان کو اس سے نقصان نہ پہنچنے اور مسلمانوں کے تباہ ہو جانے کی وجہ یہ ہے۔ جو شخص کسی مذہب کی صداقت کا ہی قائل نہیں۔ اسپر اس مذہب کے کسی حکم کی خلاف ورزی پر کوئی سزا نہیں ہوتی۔ مگر جو لوگ قائل ہوں۔ ان کو ضرور سزا دی جاتی ہے ٭

عیسائی سود لیتے ہیں ان پر اس کی بنا پر عذاب نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہ اسلام کو مانتے ہی نہیں۔ اور یہ اسلام کا ایک حکم ہے کہ سود نہیں لینا چاہیئے۔ مگر مسلمان کہلانے والے تو اس کے خلاف کرنے سے سزا سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ وہ اسلام کے سچا ہونے کا اقرار کرتے ہوئے پھر اسکے خلاف کرتے ہیں ٭

دیکھو خدا تعالیٰ نے کفر کا عذاب اس جہان میں نہیں بلکہ اگلے جہان میں رکھا ہے۔ اور یہاں ایسے ہی لوگوں کو عذاب دیا جاتا ہے۔ جو شرارت اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے یا دوسروں کو بھی کفر پر مجبور کرتے ہوں یا فساد پھیلاتے ہوں ٭

لیکن ایسا کافر جو کسی کو دکھ نہیں دیتا۔ اور اپنے خیال کی بنا پر اپنے مذہب پر لگا ہوا ہے۔ اس سے اس جگہ پرسش نہیں ہوگی۔ بلکہ مرنے کے بعد ہوگی۔ اور وہ بھی یہ کہ تم نے اسلام کیوں قبول نہیں کیا۔ نہ یہ کہ تم نے اسلام کے فلاں حکم کے خلاف کیوں کیا۔ مگر وہ لوگ جو اسلام کو قبول کرتے ہوئے پھر بھی اسلام کے احکام پر عمل نہیں کرتے ان کو یہاں بھی سزا دیجاتی ہے۔ اور وہاں بھی دی جائیگی۔ پس یہی وجہ ہے کہ وہ اسلامی سلطنتیں جنہوں نے سود لیا یا دیا سب کی سب مٹ گئیں۔ دوسری قوموں کی سلطنتوں کو بھی زوال آئے۔ مگر وہ سیاسی طور پر تھے۔ اور ان کے وجوہات کچھ اور تھے۔ لیکن اسلامی سلطنتیں اسی طرح فنا ہوئی ہیں کہ انہوں نے سود پر قرض لیا یا دیا۔ اگر لیا تو روپیہ دینے والی سلطنتوں نے ان کے ملک میں آہستہ آہستہ اپنا تسلط جمانا شروع کیا۔ کبھی ریلوں کا ٹھیکہ لیا۔ کبھی کانوں کو کفالت میں رکھا۔ کبھی کسی اور صیغہ پر قبضہ کر لیا۔ غرض آہستہ آہستہ تمام ملک پر چھا گئے۔ آخر مسلمانوں کو سلطنت سے دست بردار ہونا پڑا اور اگر سود پر قرض دیا۔ تو جب کبھی سلطنتوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی۔ تو وہ ارکان سلطنت جنہوں نے اپنا تمام سرمایہ غیروں کو سود پر دیا ہوا تھا۔ اپنے قرضداروں کے طرفدار ہو گئے تاکہ ان کا روپیہ نہ مارا جائے۔ کیونکہ اگر سلطنت کا ساتھ دیتے تو روپیہ جاتا تھا۔ پس سود نے اس طرح مسلمانوں کی اکثر حکومتوں کو تباہ کر دیا ٭

اہل یورپ کے خیال ہیں سود کے بغیر کسی قوم کی زندگی نہیں۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ سود کے چھوڑے بغیر زندگی نہیں۔ دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق۔ پھر باوجود اس فرق کے کس طرح ممکن ہے کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں لیکن زمانہ کے تغیرات مجبور کر رہے ہیں۔ اور حالات اس قسم کے پیدا ہو رہے ہیں کہ لوگ اسلام قبول کریں۔ اور اس قسم کے فرق دور ہو جائیں ٭

شراب کا روکنا

شراب تو اس جنگ کی وجہ سے ایسی رکی جا رہی ہے کہ روس جس میں ۶ کروڑ روپیہ صرف محصول شراب کا ہی وصول ہوتا تھا۔ قطعاً بند کر دی گئی ہے اور شراب کے تمام کارخانوں پر سرکار نے قبضہ کر لیا ہے کیونکہ تمام قسم کی تیز شرابیں جنگی سامان میں صرف کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ فرانس اور انگلینڈ میں بھی اسکے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہیں ٭

کثرت ازدواج کی ضرورت کا اعتراف

ایک سے زیادہ بیویاں کرنے [illegible] لوگ اس قسم کا جرم خیال کرتے تھے۔ کہ جس کی معافی نہیں [illegible]

تھی۔ مگر اب یورپ کے رسالوں میں کثرت سے ایسے مضامین شائع ہورہے ہیں۔ جنہیں کثرت ازدواج پر زور دیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اس جنگ سے جو نسل کو نقصان پہنچا ہے اس کا علاج بجز اس کے کچھ نہیں کہ ایک مرد کئی شادیاں کرے۔ پھر بہت سے لوگ گورنمنٹ کو ایک ایسا قانون بنانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ جس سے قانوناً ایک سے زیادہ بیویاں کرنا جائز ہو۔ اور جبتک یہ نہ ہو۔ اس وقت تک ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر باز پرس نہ ہو۔ اور کوئی سزا نہ دیجائے یعنی اگر کوئی کرے تو گورنمنٹ کے حکام اس قانون پر عمل نہ کریں۔ یہ مضامین نویس مثالیں دے دیکر ثابت کر رہے ہیں۔ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا بہت مفید ہے انہوں نے بلغاریہ کی مثال دی ہے۔ کہ جب جنگ نے اس کے مردوں کو گھٹا دیا۔ تو انھوں نے پھر ایک سے زیادہ بیویاں کیں جس سے انکی وہ کمی پوری ہونے لگ گئی ✤

پھر مردوں کے لئے ہی مضامین اس مسئلہ پر نہیں نکل رہے ہیں۔ بلکہ عورتوں کے رسالوں میں بھی ایسے مضامین نکل رہے ہیں کہ اب عورتوں کو قربانی کرنی چاہیئے۔ جبکہ مرد اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ عورتیں اپنے خیالات کو بھی قربان نہ کریں۔ پس عورتوں کو دوسری شادی سے برا نہ منانا چاہیئے۔ خواہ انہیں کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ ہر ایک عورت کو اولاد پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ایسے مضامین کا صاف طور پر یہ مطلب ہے۔ کہ کئی کئی عورتیں ایک مرد سے شادی کریں۔ ورنہ ہر ایک عورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتی ہے۔ جبکہ عورتوں کی تعداد پہلے ہی مردوں سے زیادہ تھی۔ اور اب تو جنگ کی وجہ سے بہت ہی زیادہ ہو گئی ہے ✤

بندش سود کی ابتدا

تیسرا مسئلہ سود کا ہے۔ شراب اور کثرت ازدواج کا تعلق تمدن سے ہے۔ مگر سود کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق تمدن کے علاوہ سیاست سے بھی ہے۔ مگر اہل یورپ ابھی تک اس کے لینے دینے کی ضرورت پر قائم ہیں۔ مگر انشاء اللہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ اس کے متعلق بھی اسلام کے حکم کو اسی طرح قبول کیا جائے گا۔ جسطرح شراب اور تعدد ازدواج کے متعلق کیا گیا ہے ✤

گورنمنٹ ہند نے جب قرضہ جنگ کی تحریک کی۔ تو میں نے اپنی جماعت کی طرف سے کوشش کی۔ کہ کوئی صورت اس قسم کی بھی ہونی چاہیئے۔ کہ جو لوگ قرضہ بلا سود دینا چاہیں وہ بھی اس میں شامل ہو سکیں۔ اس کے متعلق سرکاری حکام سے خط و کتابت کرائی گئی۔ مگر یہی جواب ملا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ باہم میری کوشش برابر جاری رہی۔ اور دو ایک جگہ جب قرضہ جنگ کے متعلق جلسے ہوئے۔ تو میں نے اپنے آدمیوں کو بھیجا۔ جنھوں نے وہاں بھی یہی تجویز پیش کی۔ آخر گورنمنٹ نے اعلان کر دیا کہ گورنمنٹ ایسے قرض کو بھی وصول کریگی جو بلا سود دیا جائے گا ✤

صدیوں کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی گورنمنٹ نے بلا سود قرض لینے کی تجویز کو منظور کیا ہے۔ ترکوں نے جو مسلمانوں کی حکومت کہلاتی ہے۔ اردگرد کے حالات سے متاثر ہو کر اپنے علماء کو مجبور کیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح وہ سود کے جواز کا فتوے دیدیں۔ لیکن ادھر ایک غیر مسلم سلطنت ہے۔ اس کے اپنی رعیت کے ساتھ ایسے تعلقات ہیں کہ اس کی رعایا کا ایک حصہ اس کو مجبور کرتا ہے کہ ہم سے جسقدر بن پڑتا ہے۔ اور جتنی ہماری طاقت ہے۔ اس کے مطابق ہم سے بغیر کسی حرص کے روپیہ لیا جائے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وفاداری کا ثبوت تو یہی ہے کہ بغیر کسی قسم کی حرص کے مدد کی جائے۔

ہر ایک شخص کے پاس کچھ نہ کچھ روپیہ ہوتا ہے اور اسوقت ضرورت ہے۔ کہ ہر ایک شخص اسلام کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے اس قرضہ میں کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے ✤

ہم لوگوں سے جسقدر ہو سکے۔ گورنمنٹ کو قرض بلا سود دیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے گھر کے پہرہ دار کو یہ کہے کہ مجھ کو کچھ دے۔ تب میں تمہیں اپنے گھر کی حفاظت کے سامان دونگا تو کس قدر عقل سے دور بات ہے۔ گورنمنٹ بھی رعایا کی ایک پہرہ دار اور محافظ ہے۔ ہماری حفاظت کر رہی ہے۔ اب جب یہ ہماری حفاظت کے لئے روپیہ طلب کرتی ہے۔ تو یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم کہیں کہ ہمیں کچھ نفع دو۔ تب ہم تمہیں روپیہ دینگے۔

مسلمانوں کی حکومت کی تو یہ حالت کہ اس کو مولویوں سے سود کے جواز کے فتوے کی ضرورت پڑی کہ لوگ اس کو قرض دیں۔ ادھر خداتعالے نے ہماری گورنمنٹ کے دلوں میں ایسی محبت ڈالدی کہ اس کی رعایا کا ایک طبقہ گورنمنٹ کو مجبور کرتا ہے کہ ہمیں موقعہ دیا جاوے کہ ہم بلا سود کے قرضہ میں شامل ہوں ✤

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو کہ لوگوں کے دلوں میں کسی گورنمنٹ کی محبت ڈال دیتا ہے ✤

میں اپنی جماعت سے چاہتا ہوں کہ جسقدر ہو سکے۔ جنگ کے قرضہ میں حصہ لے۔ جب وہ بلا سود اس میں حصہ لیگی ایک نیک مثال قائم کریگی۔ تو آئندہ سود کے خلاف یہ ایک بہت عمدہ ہتھیار ہوگا فی الحال یہ اجازت ہونا کہ بلا سود بھی قرضہ لیا جائیگا۔ سود کے بالکل مٹ جانے کے لئے نیک فال ہو۔ پھر چونکہ یہ ہماری تجویز گورنمنٹ نے منظور کر لی گئی ہے۔ اس لئے ہمیں اس پر خاص طور عمل کر کے دکھانا چاہیئے

ہماری جماعت کی طرف سے جو رقم پیش ہوگی۔ اگرچہ وہ کچھ زیادہ نہ ہوگی۔ کیونکہ ہماری جماعت تمام ہندوستان کے مقابلہ میں تھوڑی ہے۔ اور پھر غرباء کی جماعت ہی۔ مگر بہت سی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ جو آئندہ بڑے نتائج پیدا کیا کرتی ہیں۔ امید ہے کہ اس سے بھی بہت اعلےٰ نتائج نکلینگے۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کردے کہ اسلام کے رستے سے تمام روکیں دور ہو جائیں۔ اور خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ اسلام کی اشاعت کر سکیں ✤

اعلان

میں اکثر دیکھ رہا ہوں کہ احباب روپیہ جو حضرت صاحب کے حضور یا میرے نام چندہ کا ارسال فرماتے ہیں۔ منی آرڈر کے کوپن پر تفصیل نہیں فرماتے۔ جس کی وجہ سے رقم کو مجبوراً امانت میں رکھنا پڑتا ہے۔ اور پھر فرستندہ سے بذریعہ خط دریافت کرنا پڑتا ہے چونکہ صدر انجمن احمدیہ اور ترقی اسلام میں روپیہ کی بہت ضرورت رہتی ہے اسواسطے نہایت ضروری بات ہے کہ رقوم وصول ہوتے ہی اصل خزانہ ہو جایا کریں تاکہ تکلیف نہ ہو۔ لیکن کوپن پر احباب کا تفصیل نہ درج کرنا مجبور کرتا ہے کہ رقم کو داخل امانت کیا جاوے۔ اسواسطے میں بذریعہ اعلان ہذا کے اطلاع کرتا ہوں کہ براہ کرم ہر ایک انجمن کے رقم بھیجنے والے اور دیگر احباب اسبات کو خاص طور پر نوٹ کریں کہ جب رقم حضرت صاحب کے حضور یا میرے نام ارسال فرماویں تو کوپن پر ہی تفصیل درج کر دیا کریں تاکہ فوراً رقوم داخل ہو جایا کریں۔ اور وقت پر رسیدات باقاعدہ پہونچ جایا کریں۔ میں امید کرتا ہوں... کہ احباب میری اس [illegible] خاص طور پر [illegible] فرمائیں گے۔ والسلام

سالانہ رپورٹ انجمن احمدیہ لاہور

(از اکتوبر ۱۹۱۵ء لغایت ستمبر ۱۹۱۶ء)

اس سال لاہور میں انجمن کا کام ایک کمیٹی کے سپرد ہوا اور اس کے لئے نئے عہدہ دار تجویز کئے گئے۔ سکرٹری کا معاملہ زیر بحث رہا۔ تصفیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت بابرکت میں معاملہ پیش کیا گیا۔ حضرت صاحب نے خاکسار راقم کو سکرٹری نامزد فرمایا۔ محاسب کا انتخاب ووٹ سے کیا گیا۔ سب سے زیادہ خاکسار کے ہی حق میں ہوئے۔ اس لئے میں سکرٹری اور محاسب دونوں حیثیت سے کام کرتا رہا۔ گو اصولاً میں اس کا مخالف رہا۔ اور اب تک ہوں کہ سکرٹری اور محاسب دو الگ الگ آدمی ہونے چاہئیں

قبل ازیں تمام وصول شدہ روپیہ سکرٹری صاحب کے پاس رہتا تھا۔ لیکن اس نئے انتظام کے ماتحت یہ قرار پایا اور اسی پر عمل ہوتا رہا۔ کہ آئندہ تمام روپیہ جو جماعت سے وصول ہو سب کا سب خزانچی صاحب کے پاس جمع کرایا جاوے اور ہر ماہ کے آخر پر سکرٹری صاحب کی تحریر پر خزانچی صاحب جمع شدہ روپیہ قادیان بھیجدیا کریں۔

سال زیر رپورٹ میں کل مبلغ ۰-۳ر-۴۳۷۴ روپے انجمن کو وصول ہوئے جس میں مبلغ [illegible] بابت لوکل فنڈ اور مبلغ ۸ر-۵۴ بابت مسجد فنڈ لاہور بھی شامل ہیں۔ اس سال مبلغ [illegible] بابت زکوٰۃ بھی وصول ہوئے۔ میاں محمد امین، محمد ابراہیم صاحبان تاجران چرم نے پانصد روپیہ اور میاں شمس الدین صاحب تاجر چرم نے پانصد روپیہ بمد زکوٰۃ ادا کیا۔ جس کے لئے وہ خاص طور سے شکریہ کے قابل ہیں اللہ تعالےٰ ان کے مالوں میں برکت دیوے۔ اگر ہماری جماعت زکوٰۃ کی ادائگی کی طرف توجہ کرے۔ تو انشاء اللہ بہت روپیہ جمع ہو سکتا ہے ۔

مرزا حسین بیگ صاحب ہیڈ کلرک سول کورٹ چھاؤنی لاہور نے سالانہ جلسہ قادیان کے لئے مبلغ یکصد روپیہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دیوے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایسی خاص رقم قابل ذکر نہیں۔

ماہواری چندہ باقاعدہ وصول ہوتے ہے۔ اور انکی وصولی میں بفضل خدا کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی ۔

اس ۳ر-۳-۴۳۷۴ جمع شدہ روپیہ میں سے مبلغ -۴ر-۱۴۱۳ روپے احمدیہ ہوسٹل پر خرچ ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں بذریعہ فیس ہوسٹل مبلغ [illegible] وصول ہوئے۔

مبلغ ۴۲۰ روپے (۱۲ ماہ) بابت تنخواہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بحساب ۳۰ روپیہ ماہوار۔ اور وظیفہ بیوہ مولوی غلام حسن صاحب مرحوم بحساب مبلغ ۵ روپے ماہوار انجمن نے ادا کئے۔

بقایا روپیہ میں سے کچھ روپیہ تو صدر انجمن احمدیہ و انجمن ترقی اسلام کے حساب میں لاہور میں خرچ کیا گیا۔ کیونکہ یہاں صدر انجمن قادیان کا مختلف دوکانداروں اور چھاپہ خانوں سے حساب ہے اور مبلغ چند صد روپیہ بحساب انجمن ترقی اسلام قادیان قاضی محمد عبداللہ صاحب کی معرفت نیشنل بنک ولایت بھیجے گئے۔ چونکہ انجمن لاہور کے پاس کافی روپیہ موجود نہ تھا۔ اس لئے مالعہ (۱۰۹) روپے زائد خرچ ہوئے۔ جو آئندہ سال میں مجرا کئے گئے۔

چندہ دینے والے ممبروں کی تعداد بروئے رجسٹر ۷۰ ہے۔ اصل تعداد جماعت لاہور تو قریباً یکصد ہے لیکن چونکہ چندہ دہندگان میں ایک خاندان کا ایک ہی آدمی سب کی طرف سے چندہ ادا کرتا ہے۔ اس لئے رجسٹر چندہ میں صرف چندہ دینے والوں کے نام ہی درج ہیں البتہ میاں چراغ الدین صاحب کا خاندان ایسا ہے۔ کہ وہ خود چندہ الگ دیتے۔ اور انکے صاحبزادے الگ الگ چندہ دیتے ہیں۔ خاص چندوں میں ان کی عورتیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ مستورات سے چندہ وصول کرنے کا ابھی تک کوئی خاص انتظام نہیں کیا گیا۔

بدقسمتی سے ہمارے پاس کوئی مسجد نہیں۔ فی الحال میاں چراغ الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر نے اپنا مکان جماعت کے کام کے لئے مفت دیا ہوا ہے۔ وہاں ہی سب نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ جمعہ بھی وہیں پڑھا جاتا ہے۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ہر روز بعد نماز مغرب اسی مکان میں درس قرآن کریم اور حدیث شریف دیتے ہیں جس سے جماعت کے بہت سے احباب روزانہ مستفید ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب کی صحت عموماً اچھی نہیں رہتی مگر باوجود اسکے وہ درس میں ناغہ نہیں کرتے۔ دن میں ایک درس انکے اپنے مکان پر عورتوں میں بھی ہوتا ہے۔ بعض دوست درس کے علاوہ مولوی صاحب سے قرآن کریم و حدیث شریف کا سبق بھی پڑھتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کو صحت کاملہ عطا کرے ۔

میاں چراغ الدین صاحب جماعت لاہور کے خاص طور سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے اپنا مکان جماعت کو دیا ہوا ہے۔ ورنہ ایسا مکان لینے کے لئے انجمن کو کم از کم تیس چالیس روپیہ ماہوار کرایہ دینا پڑتا۔

میاں صاحب کا مکان نہ صرف مسجد کا ہی کام دیتا ہے بلکہ احمدی مہمان خانہ بھی بنا ہے۔ خواہ کسی ملک کا کوئی احمدی کسی کام کے لئے بھی لاہور آئے۔ وہ میاں صاحب کے ہی مکان پر ٹھہرتا اور ہر طرح سے آرام پاتا ہے۔ نہ صرف میاں صاحب ہی بلکہ ان کے صاحبزادے بھی مہمان کی خاطرداری میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے مالوں میں برکت دے۔ دینی خدمات کے لحاظ سے یہ خاندان قابل رشک ہے۔ میاں محمد سعید صاحب سعدی سے تو جماعت کا ہر شخص واقف ہوگا۔ یہ میاں چراغ الدین صاحب کے ہی فرزند ہیں۔ پیامیوں کے زہریلے اثر کو زائل کرنے کے لئے کئی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے لاہور سے سعدی صاحب یا ان کے بھائی میاں عبدالعزیز صاحب کو بھیجا۔

غرضیکہ میاں صاحب کا مکان اسوقت مسجد اور مہمانخانہ کا کام دے رہا ہے۔ مسجد کے نہ ہونے کو جماعت بڑا محسوس کر رہی ہے۔ خدا کے فضل و رحم سے جماعت نے اس سال تعمیر مسجد کے لئے خاص کوششیں کیں۔ قریباً سوا صد روپیہ نقد جمع ہو گیا۔ اور قریباً پانچہزار روپیہ کے وعدے ہو گئے جنمیں سے ڈھائی تین ہزار کے تو ایسے وعدے ہیں۔ جو جس وقت چاہیں۔ وصول ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایکہزار روپیہ میاں محمد امین صاحب۔ ایکہزار روپیہ میاں شمس الدین صاحب۔ پانصد روپیہ میاں چراغ الدین صاحب۔ ڈھائی صد میاں عبدالرحیم صاحب۔ دو صد روپیہ میاں محمد ابراہیم صاحب۔ یہ تو بڑی بڑی ایسی رقمیں ہیں۔ کہ جس وقت بھی مسجد کے لئے کوئی اچھا موقعہ ہاتھ آیا۔ اسی وقت یہ روپیہ انشاء اللہ

وصول ہو جاوے گا۔ باقی ملازم پیشہ دوست ہیں جن سے چندہ باقساط ہی وصول ہو گا۔ چندہ جو وصول ہو چکا ہے اس میں سب سے بڑی رقم حاجی مستری محمد موسےٰ صاحب داگر بائیسکل کی مبلغ آٹھ سو روپیہ کی ہے۔ مستری صاحب نے نہ صرف خود چندہ دیا۔ بلکہ اپنی دونو بیویوں سے بھی زیور کپڑا وغیرہ چندہ میں دلایا۔ اپنے سب بچوں اور انکی بیویوں سے بھی چندہ دلایا۔ اس چندہ میں اور کئی عورتوں نے بھی اپنا زیور دیا۔ جسکے لئے اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دیگا ۔

اسی طرح منشی تاج الدین صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ پنشنر نے ڈھائی صد کے وعدہ میں سے یک صد نقد عطا کیا۔ ان کے صاحبزادوں نے بھی چندوں میں معقول حصہ لیا۔ حافظ غلام محمد صاحب ٹھیکیدار اور ان کے بھائی میاں علی محمد صاحب نے بھی معہ اپنے خاندان کے دوسرے ممبروں کے قریباً ایکہزار کا وعدہ کیا جسمیں سے ڈیڑھ صد نقد ادا کیا۔ اس سے پہلے بھی وہ کچھ روپیہ ادا کر چکے ہیں ۔

اس طرح خدا کے فضل سے مسجد کے لئے چندہ تو بہت ہو گیا ہے۔ لیکن لاہور جیسے شہر میں موقع کی زمین ملنا بہت دشوار ہے۔ اسکی تلاش ہے۔ جسوقت اچھی جگہ مل گئی۔ انشاء اللہ مسجد کا کام شروع ہو جائے گا ۔

اسی سال لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کی تعمیل میں ایک احمدیہ ہوسٹل کھولا گیا۔ جہاں احمدی طلباء کالج کو رکھنے کا انتظام کیا گیا۔ اس ہوسٹل کی غرض احمدی طلباء کو آرام پہنچانا۔ ان میں باہمی اخوت اسلامی کو قائم کرنا۔ ان کی دینی تعلیم کا انتظام کرنا۔ اور پولیٹیکل زہریلی ہوا سے جو بعض اوقات نا عاقبت اندیش طلباء کی وجہ سے کالجوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بچانا مقصد ہے۔ اس سے حضرت صاحب کی اس دلی محبت کا پتہ لگتا ہے۔ جو آپ کو جماعت کے طالب علموں سے ہے کہ آپ ان کے روحانی اور جسمانی آرام کا کسقدر خیال رکھتے ہیں۔ اس سال ہوسٹل میں پندرہ بیس طالب علموں سے زیادہ نہیں رہے۔ جو طالب علم اس ہوسٹل میں آکر رہے انہوں نے اپنے اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ اس کو بہتر سے بہتر ہوسٹل بنانے میں انشاء اللہ بہت جلد کامیابی ہو جاویگی

سال رواں میں اسکی آمدنی سے اس کا خرچ زیادہ رہا۔ میں تمام جماعت کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ جن جن کے صاحبزادے لاہور کے کسی کالج میں پڑھتے ہیں یا آئندہ پڑھنے کے لئے آویں۔ انکو ضرور ضرور احمدیہ ہوسٹل میں ہی رہنا چاہیئے۔ اس میں رہنے کے برکات گو اب معلوم نہ ہوں مگر آئندہ زندگی میں انشاء اللہ اس کے برکات ضرور ظاہر ہوں گے ۔

ماہ مئی ۱۹۱۶ء میں چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کا ایک لیکچر میاں چراغ الدین صاحب کے مکان پر ہوا۔ اسی طرح پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب کا بھی ایک لیکچر ہوا۔ اور دیگر بزرگان ملت جو گاہ بگاہ لاہور تشریف لاتے رہتے ہیں۔ ان کے لیکچر ہوتے رہے جلسہ شالا باغ جو لاہور کا سب سے بڑا میلہ ہے۔ وہاں بھی لیکچر کرائے گئے۔ اور کثرت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ۔

سال زیر رپورٹ میں انجمن احمدیہ لاہور کے پندرہ جلسے ہوئے۔ ۴ اگست بروز جمعہ ایک جلسہ عام میں گورنمنٹ برطانیہ کی فتح کے لئے دعائیں کی گئیں ۔

ماہ مئی ۱۹۱۶ء میں پانسو پندرہ نسخے ترجمۃ القرآن انگریزی بغرض فروخت مدراس سے وصول ہوئے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کی فروخت کی طرف دوستوں نے ایسی توجہ نہیں کی جیسی کہ چاہیے تھی۔ تاہم قریباً ایک صد نسخے فروخت ہو گئے۔ اردو پارے البتہ اچھے فروخت ہو گئے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی انگریزی و اردو کا ایک ایک پارہ اپنے لئے ضرور خریدے۔ جب تک ان کے پاس نہ ہو گا۔ غیر احمدیوں کو کہاں سے دکھا دینگے۔ میں نے دیکھا ہے کہ تمام احمدیوں نے بھی پارہ اب تک نہیں خریدا۔ جو انگریزی نہیں جانتے وہ تبرکاً ہی خرید لیویں۔ مگر خرید کر اپنے گھروں میں ضرور رکھیں تا وہ خود بھی فائدہ اٹھاویں۔ اور دوست احباب جو ان کو ملنے آویں۔ انکو بھی دکھا کر تحریک کر سکیں ۔

لاہور میں احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن قائم ہے جسکے زیر اہتمام ہفتہ وار جلسے ہوتے ہیں۔ اور تبلیغی ٹریکٹ شایع ہوتے ہیں۔ غیر احمدیوں سے بحث مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں کافی مضامین نہ ملنے کی وجہ سے زیادہ ٹریکٹ شایع نہ ہو سکے ۔

ہفتہ وار جلسے ہر جمعہ کی شام کو میاں چراغ الدین صاحب کے ہی مکان پر ہوتے ہیں۔ جلسے کے اور بہت سے فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ یہ مدنظر ہے کہ دوستوں کو پلیٹ فارم پر بولنے کی عادت ہو جاوے ۔

خاکسار عبد الحمید
سابق سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور۔

سامان ورزش کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کی خدمت میں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال ٹینس۔ بیڈ منٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت سولہ سال سے ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہنچا رہا ہے۔ لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم ہوں یا کسی اور جگہ سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو۔ دخل رکھتے ہوں انکی خصوصاً اور دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا محمد الدین صاحب بی۔ اے ہمارے کارخانہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :۔

جناب من! میں یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپ کے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ و فٹ بال کے متعلق فرمایشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں جو سامان ورزش مجھ کو بنا کر بھیجتے رہے۔ بلحاظ خوبی ساخت مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے۔

آپکا صادق۔ محمد الدین۔ ہیڈ ماسٹر از قادیان

مکمل فہرست حسب فرمائش بھیجی جائے گی ۔
پتہ صرف۔ نظام۔ سیالکوٹ شہر

ضرورت نکاح

ایک نوجوان قریشی لڑکی کے ناطہ کے لئے احمدی قریشی یا احمدی ڈاکٹر علاقہ پنجاب درخواست کریں ۔ درخواستیں بنام۔ غلام نبی [illegible]